Allama Iqbal Open University AIOU B.Ed solved assignments no 1 Autumn 2025 Code 6482 Urdu-V

سوال نمبر *1*

تنقید سے کیا مراد ہے؟ اردو تنقید کے ارتقا اور تنقیدی رجحانات کا جائزہ پیش کریں

تنقید کا مفہوم اور تعریف

تنقید عربی لفظ **نقد** سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی ہیں: کھوٹے اور کھرے میں امتیاز کرنا، جانچنا، پرکھنا اور تولنا۔ ادبی اصطلاح میں تنقید سے مراد کسی ادبی تخلیق (نظم، نثر، افسانہ، ڈرامہ وغیرہ) کا گہرے شعور، فنی بصیرت

اور اصولی معیار کی روشنی میں جائزہ لینا ہے تاکہ اس کے حسن و قبح، خوبیوں اور خامیوں، فکری، فنی اور جمالیاتی پہلوؤں کو واضح کیا جا سکے۔ تنقید کا مقصد محض نقص نکالنا نہیں بلکہ ادب کی تفہیم، معیار کی تعیین اور تخلیقی عمل کی رہنمائی کرنا ہے۔ ایک اچھا نقاد ادب کو نہ صرف سمجھتا ہے بلکہ قاری کو بھی سمجھنے میں مدد دیتا ہے اور ادبی ذوق کی تربیت کرتا ہے۔

تنقید کی اہمیت

تنقید ادب کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر ادب جسم ہے تو تنقید اس کی آنکھ ہے۔ تنقید کے بغیر ادب بے سمت ہو جاتا ہے۔ تنقید ادبی روایت کو آگے بڑھاتی ہے، نئے رجحانات کو جنم دیتی ہے، اور تخلیق کار کو خود احتسابی پر آمادہ کرتی ہے۔ اردو ادب میں تنقید نے نہ صرف ادبی معیار متعین کیے بلکہ مختلف ادوار میں بدلتے ہوئے سماجی، فکری اور تہذیبی تقاضوں کے مطابق ادب کی سمت بھی متعین کی۔

اردو تنقید کا ارتقا

اردو تنقید کا سفر کئی مراحل سے گزرا ہے۔ اس ارتقا کو سمجھنے کے لیے اسے مختلف ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

ابتدائی دور کی تنقید

اردو تنقید کا ابتدائی دور باقاعدہ نظریاتی تنقید سے خالی تھا۔ اس دور میں تنقید زیادہ تر **تذکرہ نویسی** کی صورت میں سامنے آئی۔ شعرا کے حالات زندگی، نمونۂ کلام اور مختصر رائے کو تنقید سمجھا جاتا تھا۔

میر تقی میر، تذکرۂ نکات الشعرا، محمد عوفی، اور دوسرے تذکرہ نگاروں کے ہاں تنقید کا معیار زیادہ تر ذاتی پسند و ناپسند، زبان کی صفائی اور عروضی صحت تک محدود تھا۔

یہ تنقید اگرچہ محدود تھی مگر اس نے اردو تنقید کی بنیاد فراہم کی۔

سرسید کا دور اور اصلاحی تنقید

انیسویں صدی میں سر سید احمد خان کے ساتھ اردو تنقید میں ایک نیا شعور پیدا ہوا۔ سرسید نے ادب کو زندگی اور سماج سے جوڑا اور تخیل پرستی کے بجائے حقیقت پسندی پر زور دیا۔

انہوں نے ادب میں عقلیت، مقصدیت اور اصلاحی پہلو کو اہم قرار دیا۔ سرسید

کے نزدیک ادب وہی مفید ہے جو قوم کی اصلاح کرے۔

اس دور میں حالی، شبلی اور آزاد جیسے نقاد سامنے آئے جنہوں نے اردو تنقید کو ایک مضبوط فکری بنیاد دی۔

حالی کی تنقید

مولانا الطاف حسین حالی اردو تنقید کے اولین باقاعدہ نقاد سمجھے جاتے ہیں۔

ان کی کتاب **مقدمہ شعر و شاعری** اردو تنقید میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

حالی نے شاعری کے اصول، مقصد، زبان، خیال اور اخلاقی اثرات پر مفصل بحث کی۔ انہوں نے تقلید کے بجائے فطرت، سادگی اور سچائی کو ادب کا معیار قرار دیا۔

حالی کی تنقید اخلاقی اور اصلاحی ہے جس میں ادب کو سماجی فلاح کا ذریعہ سمجھا گیا ہے۔

شبلی نعمانی کی تنقید

علامہ شبلی نعمانی نے اردو تنقید کو علمی، تاریخی اور جمالیاتی وسعت عطا کی۔

شبلی نے ادب کا تجزیہ تاریخی پس منظر میں کیا اور مشرقی شعریات کو مغربی اصولوں کے مقابل رکھا۔

ان کی تنقید میں توازن، اعتدال اور علمی گہرائی نمایاں ہے۔ شبلی نے ادب کو محض اخلاقی پیمانے پر نہیں پرکھا بلکہ اس کے فنی اور جمالیاتی پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا۔

بیسویں صدی اور تنقیدی رجحانات

تاثراتی تنقید

تاثراتی تنقید میں نقاد اپنی ذاتی کیفیات، احساسات اور تاثر کی بنیاد پر ادب کا جائزہ لیتا ہے۔

اس رجحان میں قاری اور نقاد کے ذوق کو اہمیت دی جاتی ہے۔

اگرچہ اس میں سائنسی اصولوں کی کمی ہوتی ہے مگر اسلوب میں روانی اور جذباتی اپیل پائی جاتی ہے۔

فراق گورکھپوری اور بعض حد تک مجنوں گورکھپوری کی تحریروں میں تاثراتی رنگ نمایاں ہے۔

ترقی پسند تنقید

ترقی پسند تحریک کے ساتھ اردو تنقید میں ایک انقلابی موڑ آیا۔ اس تنقید کی بنیاد مارکسی نظریات پر تھی۔

ادب کو سماجی جدوجہد کا ہتھیار سمجھا گیا۔

طبقاتی کشمکش، معاشی ناہمواری، ظلم و استحصال کے خلاف آواز اٹھانا ترقی پسند تنقید کا بنیادی مقصد تھا۔

سجاد ظہیر، احتشام حسین اور آل احمد سرور اس رجحان کے نمایاں نقاد ہیں۔

اگرچہ اس تنقید نے ادب کو سماج سے جوڑا، مگر بعض اوقات نظریاتی شدت نے فن کے حسن کو نظرانداز بھی کیا۔

جدید تنقید

ترقی پسند تحریک کے ردعمل میں جدید تنقید سامنے آئی۔

جدید تنقید میں فرد کی داخلی زندگی، وجودی مسائل، علامت، ابہام اور نفسیاتی پہلوؤں کو اہمیت دی گئی۔

ادب کو کسی نظریے کا پابند نہیں سمجھا گیا بلکہ فن کی خود مختاری پر زور دیا گیا۔

شمس الرحمن فاروقی، وزیر آغا اور گوپی چند نارنگ جدید تنقید کے اہم نام ہیں۔

ساختیاتی اور مابعد جدید تنقید

بعد کے دور میں ساختیات، پس ساختیات اور مابعد جدید تنقید نے اردو تنقید کو نئے فکری زاویے عطا کیے۔

متن کی ساخت، زبان کی داخلی تنظیم، معنی کی کثرت اور قاری کے کردار کو اہمیت دی گئی۔

یہ تنقید ادب کو ایک کھلا متن سمجھتی ہے جس کے معنی جامد نہیں بلکہ بدلتے رہتے ہیں۔

اردو تنقید کا مجموعی جائزہ

اردو تنقید کا سفر تذکرہ نویسی سے شروع ہو کر اصلاحی، جمالیاتی، نظریاتی، جدید اور مابعد جدید مراحل تک پہنچا ہے۔

ہر دور کی تنقید اپنے سماجی، فکری اور تہذیبی پس منظر کی عکاس ہے۔

اردو تنقید نے نہ صرف ادب کی تشریح کی بلکہ ادبی روایت کی تشکیل، تخلیق کار کی رہنمائی اور قاری کے ذوق کی تربیت میں بھی بنیادی کردار ادا کیا۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اردو تنقید ایک زندہ، متحرک اور ارتقا پذیر روایت ہے جو ادب کے ساتھ ساتھ خود بھی مسلسل ترقی کے مراحل طے کر رہی ہے۔

سوال نمبر 2

سلیم احمد کے تنقیدی اسلوب اور اہم کتب کی خصوصیات بیان کریں

تعارف

سلیم احمد اردو تنقید کے ان منفرد اور جرأت مند نقادوں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے رائج الوقت تنقیدی دھاروں سے ہٹ کر اپنی ایک الگ شناخت قائم کی۔ وہ محض کسی مروجہ نظریے کے پیروکار نہیں تھے بلکہ اپنی فکری خود مختاری، گہرے مطالعے اور تہذیبی شعور کے باعث اردو تنقید میں ایک الگ آواز کے طور پر سامنے آئے۔ سلیم احمد کی تنقید میں روایت سے گہرا رشتہ بھی ملتا ہے اور جدید ذہنی پیچیدگیوں کا ادراک بھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریریں آج بھی سنجیدہ قارئین اور طلبہ کے لیے فکری تحریک کا ذریعہ سمجھی جاتی ہیں۔

سلیم احمد کا فکری پس منظر

سلیم احمد کی تنقید کو سمجھنے کے لیے ان کے فکری پس منظر کو جاننا ضروری ہے۔

- وہ مغربی تنقیدی نظریات سے واقف تھے مگر ان کے اسیر نہیں تھے
- ان کا جھکاؤ اسلامی تہذیب، مشرقی اقدار اور کلاسیکی اردو روایت کی طرف نمایاں تھا
- وہ ترقی پسند اور محض جدیدیت پسند تنقید دونوں سے اختلاف رکھتے تھے
- ان کے نزدیک ادب محض سماجی یا نفسیاتی مظہر نہیں بلکہ تہذیبی اور روحانی تجربہ بھی ہے

یہ فکری بنیادیں ان کے تنقیدی اسلوب اور نتائجِ فکر میں نمایاں طور پر جھلکتی ہیں۔

سلیم احمد کا تنقیدی اسلوب

فکری گہرائی

سلیم احمد کی تنقید کی سب سے بڑی خصوصیت اس کی فکری گہرائی ہے۔ وہ کسی بھی ادبی تخلیق یا ادبی رجحان پر سرسری گفتگو نہیں کرتے بلکہ اس کے پس منظر، تہذیبی جڑوں اور فکری مضمرات تک پہنچنے کی کوشش

کرتے ہیں۔

ان کی تحریر قاری کو محض معلومات نہیں دیتی بلکہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔

روایت سے وابستگی

سلیم احمد کے نزدیک روایت کوئی جامد شے نہیں بلکہ زندہ حقیقت ہے۔

- وہ کلاسیکی اردو شاعری کو محض ماضی کا ورثہ نہیں سمجھتے
- میر، غالب اور اقبال کو تہذیبی شعور کے نمائندہ قرار دیتے ہیں
- روایت اور جدیدیت کے تصادم کے بجائے ان کے درمیان ربط پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں

ان کا یہ رویہ انہیں جدید نقادوں سے ممتاز کرتا ہے۔

مغرب پر تنقیدی نظر

سلیم احمد مغربی تنقیدی نظریات سے مکمل انکار نہیں کرتے مگر ان کی اندھی تقلید کے سخت مخالف ہیں۔

- وہ مغربی افکار کو مشرقی تہذیب کے تناظر میں پرکھتے ہیں

- ساختیات، وجودیت اور نفسیاتی تنقید کو مکمل حل نہیں مانتے
- ان کے نزدیک مغربی نظریات کو اپنانے سے پہلے اپنی تہذیبی شناخت کو سمجھنا ضروری ہے

یہی وجہ ہے کہ ان کی تنقید میں تہذیبی خود اعتمادی نمایاں نظر آتی ہے۔

جرأت اظہار

سلیم احمد کی تنقید میں بے باکی اور صاف گوئی نمایاں ہے۔

- وہ معروف ادبی شخصیات پر بھی بلا جھجک تنقید کرتے ہیں
- کسی ادبی گروہ یا دبستان کی خوشنودی ان کا مقصد نہیں
- حق بات کہنے میں وہ تنہائی سے نہیں گھبراتے

یہ جرأت ان کی تحریروں کو بعض اوقات متنازع بھی بنا دیتی ہے، مگر یہی ان کی اصل قوت ہے۔

اسلوب کی سنجیدگی

سلیم احمد کا اسلوب

- سنجیدہ

- منطقی
- استدلالی

اور قدرے مشکل ہے۔

وہ عام قاری کے بجائے سنجیدہ اور فکری قاری کو مخاطب کرتے ہیں۔

ان کی زبان میں فلسفیانہ رنگ اور تہذیبی اصطلاحات کی کثرت پائی جاتی ہے۔

سلیم احمد کی تنقید کے بنیادی موضوعات

ادب اور تہذیب

سلیم احمد کے نزدیک ادب تہذیب سے جدا نہیں ہو سکتا۔

وہ ادب کو تہذیبی شعور کا مظہر سمجھتے ہیں اور اسی بنیاد پر ادب کا تجزیہ کرتے ہیں۔

ادب اور مذہب

ان کی تنقید میں مذہب بالخصوص اسلام کو ایک زندہ تہذیبی قوت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

وہ ادب کو محض سیکولر زاویے سے دیکھنے کے قائل نہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی قدروں کو بھی اہمیت دیتے ہیں۔

جدید اردو ادب پر تنقید

سلیم احمد جدید اردو ادب کے بعض رجحانات پر شدید تنقید کرتے ہیں۔

- علامتی اور تجریدی ادب میں ابہام پر اعتراض
- ادب میں بے مقصد تجربہ پسندی کی مخالفت
- مغربی اثرات کے اندھے استعمال پر تنقید

سلیم احمد کی اہم تنقیدی کتب اور ان کی خصوصیات

1۔ اردو ادب کی تشکیل نو

یہ کتاب سلیم احمد کی فکری شناخت کا بنیادی ماخذ سمجھی جاتی ہے۔

خصوصیات:

- اردو ادب کی تاریخ کو نئے زاویے سے دیکھنے کی کوشش
- روایت اور جدید ادب کے تعلق پر بحث

- ادب کی تہذیبی بنیادوں کی وضاحت
- ترقی پسند تنقید پر مدلل تنقید

یہ کتاب اردو تنقید میں ایک فکری چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔

2۔ اقبال: ایک مطالعہ

اس کتاب میں سلیم احمد نے اقبال کو محض شاعر نہیں بلکہ تہذیبی مفکر کے طور پر پیش کیا ہے۔

خصوصیات:

- اقبال کے فکری نظام کا گہرا تجزیہ
- اقبال اور مغرب کے تعلق پر بحث
- اقبال کے تصورِ خودی کی توضیح
- روایتی اقبالیات سے اختلاف

یہ کتاب اقبال فہمی میں ایک منفرد اضافہ سمجھی جاتی ہے۔

---

3. غالب: ایک تعبیر

غالب پر لکھی گئی اس کتاب میں سلیم احمد نے غالب کو محض رومانوی یا فلسفی شاعر نہیں بلکہ تہذیبی شعور کا نمائندہ قرار دیا۔

خصوصیات:

- غالب کے فکری تضادات کی وضاحت
- غالب کی روایت پسندی پر زور
- جدید تشریحاتِ غالب سے اختلاف
- غالب کے تہذیبی مقام کا تعین

یہ کتاب غالب شناسی میں ایک سنجیدہ اور مختلف نقطہ نظر پیش کرتی ہے۔

---

4. روایت اور بغاوت

اس کتاب میں سلیم احمد نے اردو ادب میں روایت اور بغاوت کے باہمی تعلق کا جائزہ لیا ہے۔

خصوصیات:

- ادبی تحریکوں کا تنقیدی مطالعہ
- جدیدیت کے تصور پر سوالات
- روایت کی معنویت پر زور
- ادب میں توازن کی تلقین

یہ کتاب جدید اردو تنقید کے لیے ایک فکری رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔

5۔ جدید اردو ادب

یہ کتاب جدید اردو ادب کے رجحانات پر سلیم احمد کی آرا کا مجموعہ ہے۔

خصوصیات:

- جدید شاعری اور افسانے پر تنقید
- علامتی ادب کے نقصانات کی نشاندہی
- مغربی اثرات کا تجزیہ
- ادب کے سماجی اور تہذیبی کردار پر بحث

مجموعی تنقیدی مقام

سلیم احمد اردو تنقید میں

- روایت اور جدیدیت کے درمیان پل
- تہذیبی شعور کے نمائندہ
- جرأت مند اور غیر مصلحت پسند نقاد

کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔

ان کی تنقید قاری سے سنجیدہ ذہنی مشقت کا تقاضا کرتی ہے مگر اس کے بدلے فکری وسعت اور تہذیبی آگہی عطا کرتی ہے۔

یوں سلیم احمد اردو تنقید میں ایک مستقل، منفرد اور ناقابلِ نظرانداز مقام رکھتے ہیں۔

سوال نمبر 3

تحقیق کے طریقہ کار کی وضاحت کریں اور اس کے مختلف مراحل پر روشنی ڈالیں

تحقیق کا مفہوم

تحقیق سے مراد کسی مسئلے، موضوع یا سوال کے بارے میں منظم، منہجی اور باقاعدہ طریقے سے حقائق کی تلاش، تجزیہ اور تعبیر کا عمل ہے۔ تحقیق محض معلومات جمع کرنے کا نام نہیں بلکہ دستیاب معلومات کو سائنسی اصولوں کی روشنی میں پرکھ کر کسی نتیجے تک پہنچنے کا عمل ہے۔ تحقیق میں تعصب، قیاس آرائی اور ذاتی پسند و ناپسند کی بجائے دلیل، حوالہ، ثبوت اور منطقی استدلال کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ علمی دنیا میں تحقیق کا مقصد علم میں اضافہ، موجودہ نظریات کی تصحیح، نئے زاویوں کی دریافت اور مسائل کے حل کی راہیں تلاش کرنا ہوتا ہے۔

تحقیق کے طریقہ کار کی اہمیت

تحقیق کا طریقہ کار کسی بھی تحقیقی کام کی بنیاد ہوتا ہے۔ اگر طریقہ کار درست، واضح اور منظم نہ ہو تو تحقیق کے نتائج مشکوک اور غیر معتبر ہو جاتے ہیں۔ ایک اچھا تحقیقی طریقہ کار محقق کو یہ سکھاتا ہے کہ

- موضوع کو کس طرح محدود کیا جائے
- مواد کہاں سے اور کیسے حاصل کیا جائے
- حقائق کی جانچ کیسے کی جائے
- نتائج تک منطقی انداز میں کیسے پہنچا جائے

اسی لیے جامعات اور تحقیقی ادارے تحقیق کے طریقہ کار کو خصوصی اہمیت دیتے ہیں۔

تحقیق کے طریقہ کار کی وضاحت

تحقیق کا طریقہ کار دراصل ان اصولوں، ضابطوں اور مراحل کا مجموعہ ہے جن کی مدد سے کوئی محقق اپنے تحقیقی مسئلے کو منظم انداز میں حل کرتا ہے۔ یہ طریقہ کار موضوع کے انتخاب سے لے کر نتائج کی ترتیب اور تحریر

تک تمام مراحل کا احاطہ کرتا ہے۔ تحقیق کا طریقہ کار عموماً درج ذیل عناصر پر مشتمل ہوتا ہے:

- تحقیقی مسئلے کی شناخت
- مواد کے حصول کے ذرائع
- تجزیے اور تعبیر کا طریقہ
- حوالہ جاتی نظام
- نتائج کی پیش کش

تحقیق کے مختلف مراحل

***1.* موضوع کا انتخاب**

تحقیق کا پہلا اور سب سے اہم مرحلہ موضوع کا انتخاب ہے۔ اچھا تحقیقی موضوع وہ ہوتا ہے جو

- علمی اعتبار سے اہم ہو
- محدود اور واضح ہو

- محقق کی استعداد اور دلچسپی کے مطابق ہو
- جس پر مواد دستیاب ہو

غیر واضح، بہت وسیع یا مبہم موضوع تحقیق کو مشکل اور غیر معیاری بنا دیتا ہے۔ اس لیے موضوع کے انتخاب میں احتیاط، غور و فکر اور اساتذہ کی رہنمائی ضروری ہوتی ہے۔

2۔ مسئلہ تحقیق کی تعیین

موضوع کے انتخاب کے بعد تحقیقی مسئلے کی واضح تعیین کی جاتی ہے۔ تحقیقی مسئلہ دراصل وہ بنیادی سوال ہوتا ہے جس کا جواب تحقیق کے ذریعے تلاش کیا جاتا ہے۔

اس مرحلے میں یہ طے کیا جاتا ہے کہ

- تحقیق کا مرکزی سوال کیا ہے
- کن پہلوؤں پر تحقیق کی جائے گی
- کن پہلوؤں کو شامل نہیں کیا جائے گا

یہ مرحلہ تحقیق کی سمت متعین کرتا ہے۔

---

3. سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

اس مرحلے میں متعلقہ موضوع پر پہلے سے موجود تحقیقی کام، کتابوں، مقالات، رسائل اور مقالہ جات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

اس جائزے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ

- معلوم ہو سکے کہ اس موضوع پر کیا کام ہو چکا ہے
- کن پہلوؤں پر مزید تحقیق کی گنجائش ہے
- سابقہ محققین نے کن طریقوں کو اختیار کیا

یہ مرحلہ تحقیق کو تکرار سے بچاتا ہے اور محقق کو نئی راہیں دکھاتا ہے۔

---

4. تحقیقی مفروضہ یا سوالات کی تشکیل

کئی تحقیقی مطالعات میں مفروضہ *(Hypothesis)* قائم کیا جاتا ہے۔

مفروضہ ایک عارضی مفکرانہ جواب ہوتا ہے جسے تحقیق کے ذریعے پرکھا

جاتا ہے۔

ادبی اور سماجی تحقیق میں عموماً تحقیقی سوالات تشکیل دیے جاتے ہیں جو تحقیق کے دائرہ کار کو واضح کرتے ہیں۔

یہ مرحلہ تحقیق کو منظم اور مقصدی بناتا ہے۔

5۔ مواد کے ذرائع کا تعین

تحقیق کے لیے مواد کے ذرائع کا تعین نہایت اہم مرحلہ ہے۔

مواد کے ذرائع دو قسم کے ہوتے ہیں:

- بنیادی مصادر
- ثانوی مصادر

بنیادی مصادر میں اصل متون، دستاویزات، خطوط، مخطوطات اور براہ راست مشاہدات شامل ہوتے ہیں۔

ثانوی مصادر میں تشریحات، تنقیدی کتب، مقالات اور تبصرے شامل ہوتے ہیں۔

مواد کے انتخاب میں مستند اور قابلِ اعتماد ذرائع کو ترجیح دی جاتی ہے۔

---

6. مواد کا حصول اور تدوین

اس مرحلے میں منتخب ذرائع سے مواد اکٹھا کیا جاتا ہے۔

حاصل شدہ مواد کو ترتیب دیا جاتا ہے، غیر متعلقہ مواد کو الگ کیا جاتا ہے

اور اہم نکات کو نوٹس کی صورت میں محفوظ کیا جاتا ہے۔

یہ مرحلہ صبر، محنت اور منظم انداز کا تقاضا کرتا ہے کیونکہ تحقیق کا

دارومدار اسی مواد پر ہوتا ہے۔

---

7. تجزیہ اور تنقیدی مطالعہ

یہ تحقیق کا سب سے اہم مرحلہ ہوتا ہے۔

اس مرحلے میں محقق

- مواد کا تقابلی جائزہ لیتا ہے
- مختلف آرا کا تنقیدی مطالعہ کرتا ہے
- دلائل اور شواہد کی روشنی میں نتائج اخذ کرتا ہے

یہاں محض حوالہ دینا کافی نہیں ہوتا بلکہ اپنی فکری صلاحیت اور تنقیدی بصیرت کا اظہار ضروری ہوتا ہے۔

---

8. نتائج کا استخراج

تجزیے کے بعد تحقیق کے نتائج مرتب کیے جاتے ہیں۔

نتائج میں یہ واضح کیا جاتا ہے کہ

- تحقیقی سوالات کے کیا جوابات سامنے آئے
- مفروضہ درست ثابت ہوا یا نہیں
- تحقیق سے علم میں کیا اضافہ ہوا

یہ نتائج مختصر، واضح اور مدلل ہونے چاہئیں۔

---

9. تحقیق کی تحریر

نتائج اخذ کرنے کے بعد تحقیق کو باقاعدہ تحریری شکل دی جاتی ہے۔

تحقیقی تحریر میں

- زبان سادہ، واضح اور غیر جذباتی ہوتی ہے
- دلائل منطقی ترتیب سے پیش کیے جاتے ہیں
- حوالہ جاتی اصولوں کی پابندی کی جاتی ہے

تحقیقی مقالے میں ابواب، ذیلی عنوانات اور حوالہ جات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

---

10. حوالہ نویسی اور کتابیات

تحقیق میں حوالہ نویسی کی بڑی اہمیت ہے۔

ہر ماخذ کا درست حوالہ دینا علمی دیانت کی علامت ہے۔

آخر میں کتابیات شامل کی جاتی ہے جس میں تمام مستعمل کتب اور مقالات کی تفصیل درج ہوتی ہے۔

مجموعی جائزہ

تحقیق کا طریقہ کار ایک منظم اور مسلسل عمل ہے جو محقق کو موضوع کے انتخاب سے لے کر نتائج کی پیش کش تک رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

تحقیق کے تمام مراحل ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں اور کسی ایک مرحلے میں کوتاہی پوری تحقیق کے معیار کو متاثر کر سکتی ہے۔

ایک کامیاب تحقیق وہی ہے جس میں طریقہ کار واضح، مواد مستند، تجزیہ منطقی اور نتائج معتبر ہوں۔

سوال نمبر *4*

اردو تحقیق میں جامعات *(یونیورسٹیوں)* اور اداروں کے کردار کو تفصیل سے بیان کریں

اردو تحقیق کا فروغ کسی ایک فرد یا محدود حلقے کی کوشش کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ ایک منظم تعلیمی، فکری اور ادارہ جاتی جدوجہد کا حاصل ہے۔

برصغیر میں اردو تحقیق کو باقاعدہ علمی بنیادیں فراہم کرنے میں جامعات اور تحقیقی اداروں نے بنیادی اور فیصلہ کن کردار ادا کیا ہے۔ ان اداروں نے نہ صرف تحقیق کے اصول و ضوابط مرتب کیے بلکہ اردو زبان، ادب، تنقید، تاریخ اور لسانیات کے میدان میں معیاری اور مستند تحقیقی کام کو فروغ دیا۔

اردو تحقیق کا جو منظم، معتبر اور عالمی سطح پر تسلیم شدہ سرمایہ آج ہمارے پاس موجود ہے، اس کے پس منظر میں جامعات اور اداروں کی مسلسل محنت اور علمی خدمات کارفرما ہیں۔

اردو تحقیق میں جامعات کا کردار

جامعات اردو تحقیق کا سب سے مضبوط اور مؤثر مرکز ہیں۔ یونیورسٹیوں نے تحقیق کو محض ذاتی شوق کے بجائے ایک باقاعدہ علمی سرگرمی کی حیثیت

دی۔ یہاں تحقیق کے لیے نصاب، اساتذہ، لائبریریاں، تحقیقی مجلات اور رہنمائی کا ایسا منظم نظام قائم کیا گیا جس نے اردو تحقیق کو سائنسی اور معیاری بنیادیں فراہم کیں۔

تحقیقی شعور کی بیداری

جامعات نے اردو تحقیق میں سب سے پہلا کام تحقیقی شعور کو بیدار کرنا انجام دیا۔ ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی جیسے پروگراموں کے ذریعے طلبہ کو تحقیق کے اصول، طریقہ کار، حوالہ نویسی اور تنقیدی تجزیے کی تربیت دی گئی۔ اس عمل سے اردو تحقیق میں غیر سنجیدگی، قیاس آرائی اور غیر مستند انداز کی حوصلہ شکنی ہوئی اور علمی دیانت، استدلال اور حوالہ جاتی نظم کو فروغ ملا۔

ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح کی تحقیق

جامعات نے اردو تحقیق کو ایم فل اور پی ایچ ڈی کے باقاعدہ درجوں سے جوڑ کر اسے ایک منظم علمی روایت بنایا۔

- موضوع کے انتخاب سے لے کر مقالے کی تکمیل تک ہر مرحلے پر اساتذہ کی نگرانی

- تحقیقی سیمینارز اور پری ڈیفنس
- مقالے کی جانچ پڑتال اور وائیوا

ان تمام مراحل نے اردو تحقیق کے معیار کو بلند کیا اور غیر معیاری تحقیق کو روکنے میں اہم کردار ادا کیا۔

اساتذہ اور نگرانوں کا کردار

جامعات میں اردو کے اساتذہ اور نگران تحقیق اردو تحقیق کے معمار سمجھے جاتے ہیں۔

- وہ طلبہ کو موضوع کے انتخاب میں رہنمائی دیتے ہیں
- تحقیق کے دوران فکری اور علمی سمت درست کرتے ہیں
- تحقیق میں نظریاتی توازن اور فنی پختگی پیدا کرتے ہیں

ڈاکٹر عبادت بریلوی، ڈاکٹر گیان چند جین، ڈاکٹر وزیر آغا، ڈاکٹر شمس الرحمن فاروقی اور ڈاکٹر جمیل جالبی جیسے اساتذہ کی خدمات اردو تحقیق کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

تحقیقی مجلات اور جرائد

جامعات کے شعبہ جات اردو نے تحقیقی مجلات کے اجرا کے ذریعے تحقیق کو اشاعت کا معتبر پلیٹ فارم فراہم کیا۔

یہ مجلات

- نئے تحقیقی مقالات شائع کرتے ہیں
- علمی مکالمے کو فروغ دیتے ہیں
- تحقیق کے معیارات کو برقرار رکھتے ہیں

ان مجلات کے ذریعے اردو تحقیق کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر متعارف کرایا گیا۔

اردو تحقیق میں تحقیقی اداروں کا کردار

جامعات کے ساتھ ساتھ اردو تحقیق کے فروغ میں تحقیقی اداروں نے بھی نہایت اہم اور فعال کردار ادا کیا۔ ان اداروں نے ایسے تحقیقی کام انجام دیے جو انفرادی کوشش سے ممکن نہ تھے۔

اردو لغت اور زبان کی تحقیق

اداروں نے اردو لغات، فرہنگ اور انسائیکلوپیڈیاز کی تدوین میں نمایاں کردار ادا کیا۔

- لغت کی تدوین
- الفاظ کی تاریخی تحقیق
- لسانی ارتقا کا مطالعہ

یہ کام اردو زبان کے استحکام اور علمی بنیادوں کی مضبوطی کے لیے نہایت اہم ثابت ہوا۔

مخطوطات کی تحقیق و تدوین

تحقیقی اداروں نے قدیم مخطوطات کو تلاش کر کے ان کی تدوین، تصحیح اور اشاعت کا فریضہ انجام دیا۔

یہ کام اردو تحقیق میں تاریخی تسلسل کو محفوظ رکھنے کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

بغیر ادارہ جاتی تعاون کے یہ وسیع اور محنت طلب کام ممکن نہیں تھا، کیونکہ

- مخطوطات کی حفاظت
- تقابل نسخ

- علمی حواشی اور تعلیقات

صرف ادارے ہی منظم انداز میں انجام دے سکتے ہیں۔

کلاسیکی متون کی اشاعت

تحقیقی اداروں نے اردو کے کلاسیکی شعرا اور ادبا کے متون کو مستند شکل میں شائع کیا۔

ان اشاعتوں نے

- اغلاط کی تصحیح
- غیر مستند نسخوں کی اصلاح
- متن کی اصل صورت کی بحالی

کے ذریعے اردو تحقیق کو مضبوط علمی بنیاد فراہم کی۔

اہم اردو تحقیقی ادارے اور ان کی خدمات

انجمن ترقی اردو

انجمن ترقی اردو برصغیر کا ایک عظیم تحقیقی اور ادبی ادارہ ہے۔

- اردو زبان کے فروغ
- لغت نویسی
- درسی کتب کی تیاری
- تحقیقی رسائل کی اشاعت

میں اس ادارے نے تاریخی خدمات انجام دیں۔

اردو لغت بورڈ

اردو لغت بورڈ نے اردو لغت کی تدوین کے ذریعے زبان کو سائنسی بنیاد فراہم کی۔

یہ کام اردو تحقیق میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

اکادمی ادبیات

اکادمی ادبیات نے

- تحقیقی کتب کی اشاعت
- ادبی تاریخ پر کام
- تحقیقی منصوبوں کی سرپرستی

کے ذریعے اردو تحقیق کو فروغ دیا۔

مقتدرہ قومی زبان

مقتدرہ قومی زبان نے اردو کی لسانی تحقیق، اصطلاح سازی اور سائنسی و فنی زبان کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔

یہ ادارہ اردو تحقیق کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں پیش پیش رہا۔

جامعات اور اداروں کا مشترکہ کردار

جامعات اور تحقیقی ادارے ایک دوسرے کے معاون اور تکملہ ہیں۔

- جامعات محقق تیار کرتی ہیں
- ادارے ان محققین کو وسائل، مواد اور اشاعت کے مواقع فراہم کرتے ہیں

اس باہمی تعاون کے نتیجے میں اردو تحقیق میں

- معیار
- تسلسل
- وسعت

پیدا ہوئی۔

مجموعی جائزہ

اردو تحقیق کا فروغ جامعات اور تحقیقی اداروں کی مشترکہ جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ جامعات نے تحقیق کو علمی نظم و ضبط عطا کیا جبکہ اداروں نے تحقیقی وسائل، متون اور اشاعت کا انتظام کیا۔ ان دونوں کے بغیر اردو تحقیق نہ تو اس معیار تک پہنچ سکتی تھی اور نہ ہی اتنی وسعت اختیار کر سکتی تھی۔ آج اردو تحقیق جس مضبوط، منظم اور معتبر مقام پر فائز ہے، وہ جامعات اور اداروں کی مسلسل علمی خدمات کا روشن ثبوت ہے۔

سوال نمبر 5

مشفق خواجہ کی علمی شخصیت پر روشنی ڈالیں اور اردو تحقیق کے حوالے سے ان کے کردار کا جائزہ لیں

مشفق خواجہ اردو ادب کی ان نادر اور ہمہ جہت علمی شخصیات میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے خاموش، غیر نمائشی مگر نہایت گہرے اور دیرپا انداز میں اردو تحقیق، تنقید اور متنی تدوین کی خدمت انجام دی۔ وہ بیک وقت محقق، نقاد، مدون، لغت شناس، مکتبہ شناس اور صاحبِ ذوق ادیب تھے۔ ان کی علمی شخصیت کا امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے شہرت، منصب اور ادبی سیاست سے دور رہتے ہوئے صرف علم، تحقیق اور دیانت کو اپنا شعار بنایا۔ اردو تحقیق میں ان کا کردار بنیادی، مستند اور ناگزیر حیثیت رکھتا ہے۔

مشفق خواجہ کی علمی شخصیت

مشفق خواجہ کی علمی شخصیت کی بنیاد وسعتِ مطالعہ، گہرے مشاہدے، تاریخی شعور اور غیر معمولی حافظے پر قائم تھی۔ وہ کلاسیکی اور جدید دونوں ادوار کے ادب پر یکساں عبور رکھتے تھے۔ فارسی، عربی اور اردو کے قدیم متون سے ان کی واقفیت نہایت مستند تھی، جس کی بدولت وہ کسی

بھی متن کو اس کے اصل تاریخی، تہذیبی اور لسانی پس منظر میں پرکھنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ ان کی علمی زندگی کا نمایاں وصف یہ تھا کہ وہ تحقیق کو محض ڈگری یا رسمی ضرورت نہیں بلکہ ایک مقدس امانت سمجھتے تھے۔

مشفق خواجہ کی طبیعت میں انکسار، سادگی اور علمی وقار نمایاں تھا۔ وہ کم لکھتے تھے مگر جو لکھتے تھے وہ تحقیق کے معیار پر پورا اترتا تھا۔ ان کی تحریروں میں غیر ضروری طوالت، جذباتی جملے یا غیر مستند دعوے نہیں ملتے۔ ان کا ہر جملہ حوالہ، دلیل اور علمی احتیاط کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

تحقیق میں مشفق خواجہ کا اسلوب

مشفق خواجہ کا تحقیقی اسلوب نہایت محتاط، متوازن اور غیر جانبدار تھا۔

- وہ کسی رائے کو بلا ثبوت قبول نہیں کرتے تھے
- حوالہ جات کی صحت پر غیر معمولی توجہ دیتے تھے
- قیاس آرائی اور مبالغے سے مکمل اجتناب کرتے تھے

ان کے نزدیک تحقیق کا اصل مقصد حقیقت تک رسائی تھا، نہ کہ کسی نظریے یا شخصیت کا دفاع۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ادبی شخصیات پر لکھتے وقت عقیدت اور تنقید کے درمیان ایک صحت مند توازن قائم رکھتے تھے۔

متنی تحقیق اور تدوین میں خدمات

مشفق خواجہ کا سب سے نمایاں تحقیقی کارنامہ متنی تحقیق اور تدوین کے میدان میں سامنے آتا ہے۔ انہوں نے اردو کے کئی کلاسیکی متون کی تدوین نہایت محنت، دیانت اور اصولی طریقے سے کی۔

- مختلف نسخوں کا تقابل
- اغلاط کی نشان دہی
- اصل متن کی بازیافت
- مستند حواشی اور تعلیقات

یہ تمام مراحل وہ خود انجام دیتے تھے۔ ان کی تدوین شدہ کتابیں آج بھی مستند مراجع کی حیثیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے ثابت کیا کہ متنی تحقیق محض الفاظ کی درستگی نہیں بلکہ تاریخی شعور اور ادبی فہم کا تقاضا کرتی ہے۔

لغت اور کتابیات میں کردار

مشفق خواجہ اردو لغت اور کتابیات کے میدان میں بھی غیر معمولی مقام رکھتے ہیں۔ انہیں قدیم کتابوں، نادر رسائل، قلمی نسخوں اور مطبوعات کی تلاش اور شناخت میں خاص مہارت حاصل تھی۔ وہ ایک زندہ کتب خانہ سمجھے جاتے تھے۔

- نایاب کتابوں کی نشاندہی
- گم شدہ متون کی خبر
- غلط حوالہ جات کی تصحیح

یہ وہ خدمات ہیں جو براہِ راست نظر نہیں آتیں مگر اردو تحقیق کی بنیادوں کو مضبوط کرتی ہیں۔ بہت سے محققین نے اعتراف کیا ہے کہ مشفق خواجہ کی رہنمائی کے بغیر ان کی تحقیق ممکن نہ تھی۔

اردو تحقیق میں علمی دیانت کی مثال

مشفق خواجہ اردو تحقیق میں علمی دیانت کی روشن مثال ہیں۔

- وہ حوالہ چوری کے سخت مخالف تھے
- غیر مستند مواد کے استعمال پر تنقید کرتے تھے

- تحقیق میں سہل انگاری کو علمی جرم سمجھتے تھے

ان کی تحریروں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ تحقیق کو عبادت کے درجے پر فائز سمجھتے تھے۔ ان کے نزدیک محقق کی سب سے بڑی ذمہ داری سچ کی تلاش اور امانت کی ادائیگی ہے۔

ادبی تنقید میں مقام

اگرچہ مشفق خواجہ بنیادی طور پر محقق تھے، تاہم ان کی تنقیدی بصیرت بھی غیر معمولی تھی۔

- وہ شخصیت پرستی کے قائل نہیں تھے
- ادبی عظمت کو دلیل اور معیار سے پرکھتے تھے
- روایت کو آنکھ بند کر کے قبول نہیں کرتے تھے

ان کی تنقید میں شائستگی، تہذیب اور علمی وقار نمایاں ہے۔ وہ سخت ترین اختلاف بھی نرم اور مدلل انداز میں بیان کرتے تھے۔

ادبی دنیا میں اثرات

مشفق خواجہ کا اثر براہِ راست کم مگر بالواسطہ بہت گہرا ہے۔

- انہوں نے ایک نسل کو تحقیق کا صحیح شعور دیا
- متنی تحقیق کے اصول واضح کیے
- حوالہ جاتی تحقیق کی روایت کو مضبوط کیا

آج اردو تحقیق میں جو احتیاط، دیانت اور علمی معیار نظر آتا ہے، اس کے پس منظر میں مشفق خواجہ جیسے محققین کی خاموش محنت شامل ہے۔

مجموعی جائزہ

مشفق خواجہ اردو تحقیق کی تاریخ میں ایک مثالی محقق کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی علمی شخصیت علم، دیانت، انکسار اور وقار کا حسین امتزاج ہے۔ انہوں نے اردو تحقیق کو نہ صرف معیاری بنایا بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک اخلاقی اور علمی معیار بھی قائم کیا۔ شہرت سے دور رہ کر جو کام انہوں نے انجام دیا، وہ اردو ادب و تحقیق کا مستقل سرمایہ ہے اور انہیں اردو تحقیق کا ایک معتبر ستون قرار دینا بالکل بجا ہے۔